سوال

(225)اس کا کھانا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو طعام بے وقت ہو جانے موت کسی آدمی کے بنام نہاد حاضری سوم وچہلم وغیرہ حسب رواج ہر قوم پکوا کر خواہ بطریق دعوت خواہ بطریق بھاجی گھر بگھر تقسیم ہوتا ہے اور قدرے غربا باقی تمام اہل برادری کو کھلایا جاتا ہے۔ اور اس میں اکثر مالدار ہوتے ہیں۔ اور یہ کھانا وارثان میت حسب رواج اپنی قوم کے اکراہاً و بلا اکراہ ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات بخوف طعنہ زنی قرض دام کر کے خواہ مال فروخت کر کے پکواتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات یتیم کے مال کا بھی خیال نہیں کرتے ایسا کرنا جائز ہے۔ یا ناجائز اور اس کا کھانا کیسا ہے۔ اور ازروئے شریعت اسلامی اور زمانہ سلف سے ثواب رسانی موتے کو کس طریق سے ثابت ہے۔ اور کیوں کر کرنا چاہیے اور ایسا کرنے والا جو اوپر طریق مروج ہے مسرف کہلائے گا یا نہیں۔ ینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو طعام حاضری کا یا سوم یا چہلم میت کا ہے۔ اس میں رواج کسی قوم کا معتبر نہیں کیونکہ کوئی حدیث نبوی ﷺ یا روایت فقہی اس باب میں نہیں پائی جاتی۔ بس یہ بالکل بے اصل ہے۔ اور اس کا ضروری اور لازم جاننا بدعت ہے۔ اور دعوت بھی نادرست ہے کیونکہ دعوت شادی اور خوشی میں مشروع ہے نہ غمی میں اور رسم بھاجی کی غمی اور شادی دونوں میں بدعت ہے کیونکہ اس میں تیاری ہے۔ یعنی آپس میں فخر اور ریاء نمود کرنا ہے ایسے طعام سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۲۰ میں ہے۔

((عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی ﷺ نهی عن طعام المتباریین ان یوکل رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ ﷺ المتباریان لایجابان ولا یوکل طعامهما قال الامام احمد یعنی المتعارضین بالضیافة فخرا وریائ))

خلاصہ ان دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ جو لوگ فخر و مباہاۃ اور نام و نمود کے واسطے کھانا کھلاویں اور دعوت کریں تو ایسے لوگوں کا کھانا نہیں چاہیے۔ اور قرض کرنا ایسے کام کے لیے جو کہ نہ سنت ہے۔ نہ مستحب ہے نہ مباح ہے ہر گز درست نہیں قرض کا ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ کام مباح بھی نہیں اور مرتکب ایسے افعال کا بلاشبہ مسرف ہے بلکہ بمتدع ہے۔ اور مال یتیم کا ظلم سے کھانا حرام ہے۔ ((قال اللہ تعالیٰ))

{اِنَّ الَّذِینَ یَاْکُلُونَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُونَ فِی بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیرًا}

''یعنی بے شک جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ظلم سے وہ کھاتے ہیں اپنے شکموں میں آگ کو اور عنقریب داخل ہوں گے دوزخ میں۔''

اور ثوب رسانی میں موتے کے طریق سلف کا اور آج تک متبعین سنت کا یہ ہے کہ عبادت مالی کا ثواب مثلاً کنواں بنا کر نقد یا لباس وغیرہ مساکین کو دے کر یا طعام فقراء کو دے کرے مقرر کرنے کسی دن سوم چہلم کے یا عبادت بدنی کا مثل نفل نماز روزہ تلاوت قرآن مجید وذکر اللہ ودرود وسلام کے ایصال کر کے میت کو پہنچائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(کتبہ الفقیر محمد حسین عفا اللہ عنہ) (فقیر محمد حسین) (یقال لہ ابراہیم)

جس طور پر امور مروجہ درج سوال ہیں بے شک ناجائز ہے۔ مال یتیم کا کھانا حرام ہے۔ رسومات کی پابندی بدعت ہے ہاں ایصال ثواب میت کو مال حلال سے یا کلمہ کلام سے جائز اور مستحسن ہے خواب بطور تعیین یا لا علی التعیین مکروہ تعین داخل دین قرار دینا اور امر مستحب پر اصرار بطور لزوم کرنا بے شک بدعت و گمراہی ہے مطلق کو مقید اور مقید کو مطلق کرنا شرک فی النبوت ہے۔

(کرامت اللہ)

ہو الموفق:... بوقت ہو جانے موت کے طعام پکوا کر کھانا یا گھر بگھر تقسیم کرنا جس طور پر کہ سوال میں مذکور ہے بلاشبہ حرام وناجائز ہے۔ اور ایسے طعام کا کھانا ممنوع ہے۔ اور ایسا کرنے والا بلاشک مسرف ہے۔ منتقی الاخبار میں ہے:

((عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعة الطعام بعد دفنه من النیاحة رواہ احمد))

نیل الاوطار ص ۲۴۰ جلد ۳ میں ہے:

((حدیث جریر اخرجه ایضا ابن ماجه واسنادہ صحیح))

ونیز اس میں ہے یعنی:

((انهم کانوا یعدون الاجتماع عند اهل المیت بعد دفنه واکل الطعام عندهم نوعا من النیاحة لمافی ذلک من التثقیل علیهم وشغلتهم مع ماهم فیه من شغلة الخاطر بموت المیت ومافیه من مخالفة السنة لانهم مامورون بان یصنعوا الاهل المیت طعاما فخالفوا ذلک وکلفوهم صنعة الطعام لغیرهم انتهی))

ایسے طعام کے کھانے کھلانے کی حرمت وممانعت کتب فقہ حنفی میں بھی مصرح ہے فتح القدیر وغیرہ میں ہے:

((اتخاذ الطعام م اهل المیت بدعة مستقبحة لانه شرع فی السرور لافی الشرور انتہی))

اور دعا کا نفع موتے کو باتفاق علمائے سلف وخلف رحمہ اللہ پہنچتا ہے اور عبادات مالیہ کا بھی ثواب موتی کو بالاتفاق پہنچتا ہے۔ اور عبادات بدنیہ کے ثواب پہنچنے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک پہنچتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک نہیں پہنچتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ محمد عبد الرحمن المبارکپوری عفا اللہ عنہ۔

(فتاویٰ نذیریہ ضمیمہ نمبر ۲) (سید محمد نذیر حسین)

جلد05ص378